

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللہ مرقدہ کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ”خانقاہِ حامدیہ چشتیہ“ شارعِ رانیونڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ”انوارِ مدینہ“ کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کے اس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین (ادارہ)

سب محتاج اور گناہ گار ہیں اور اللہ تعالیٰ بخشنے والے ہیں

(درسِ حدیث ۱۶۳ ۱۹ شعبان ۱۴۰۵ھ / ۱۰ مئی ۱۹۸۵ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ !

سب گمراہ ہیں :

ایک حدیث شریف میں جو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی ہے آتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں يَا عِبَادِيَ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُمْ تم سب کے سب گمراہی ہی پر ہو سوائے ان کے جنہیں میں ہدایت عطا فرما دوں فَاسْتَلُونِي الْهُدٰى اَهْدِكُمْ مجھ سے تم ہدایت چاہو میں تم کو ہدایت دوں گا ! سب محتاج ہیں :

وَكُلُّكُمْ فُقْرَاءٌ اِلَّا مَنْ اَغْنَيْتُمْ فَاسْتَلُونِي اَرْزُقْكُمْ

تم سب کے سب محتاج ہو سوائے ان کے جنہیں میں بے نیاز کر دوں مُسْتَغْنٰى کر دوں ! ہاتھ اور پاؤں بھی نہیں ہلا سکتا آدمی، ہاں خدا قدرت دے تو پھر ٹھیک ہے، ورنہ تو سراپا محتاج ہے، احتیاج ہی احتیاج ہے اس کے اندر، قدرت دیتا ہے تو ہاتھ پاؤں ملتے ہیں، اصل میں تو قدرت خداوند کریم کے قبضہ میں ہے !!

ارشاد فرمایا کہ جب سب کے سب محتاج ہو اور ہر چیز کے محتاج ہو، تمام ضروریات جو انسان کی ہیں ان سب میں انسان محتاج ہے ضرورت مند ہے تو مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا !

سب گناہگار ہیں :

كُلُّكُمْ مُدْنِبٌ اِلَآءَنْ عَاقَبْتُمْ تَمَّ سَبُّكُمُ سَبُّ گناہگار ہو سوائے ان کے کہ جنہیں میں عافیت دوں
بچالوں گناہ سے، وہ بچے گا گناہ سے ورنہ طبعاً انسان گناہ کی طرف، ضلالت کی طرف، گمراہی کی طرف چلتا ہے
ارشاد فرمایا فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنْتَى ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ تَمَّ میں سے جو یہ جان لے کہ میں بخشنے پر
قدرت رکھتا ہوں فَاسْتَغْفِرْنِى غَفْرَتُ لَكَ وَلَا اُبَالِی پھر وہ مجھ سے معافی چاہے استغفار کرے
میں اسے معاف فرمادیتا ہوں اور مجھے کوئی پروا نہیں ہوتی ! کہ اس نے کیا گناہ کیے تھے اور ارشاد فرماتے ہیں
اللہ تعالیٰ کہ میرے لیے تو سب برابر ہیں ! سب میری مخلوق سب میری سلطنت، سب میری حکومت،
کوئی کہیں بھی چلا جائے وہاں میری حکومت ہے، کچھ بھی کسی کو ملے وہ میرا ہی دیا ہوا ہے، دنیا میں ہے تو
اور آخرت میں ہے تو !!

اگر سب نیک ہو جائیں :

ارشاد فرمایا یہاں کہ وَكُوْا اَنْ اَوْلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحٰیٰکُمْ وَمِیْتِکُمْ وَرَظَبِکُمْ وَبَابِسَکُمْ
اگر تم میں سے تمہارے اول اور آخر جو پہلے گزر چکے ہیں اور جو بعد میں آئیں گے اور جو زندہ ہیں
اور جو مر چکے ہیں اور جو تروتازہ ہیں یا خشک ہیں یہ سب کے سب اِجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْفِی قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِی
سارے کے سارے اگر اتنے نیک ہو جائیں کہ جو سب سے زیادہ نیک اور متقی کا قلب ہے ویسے ہی سب کا
قلب ہو جائے، سب اس درجہ میں ہو جائیں تو ارشاد ہوتا ہے مَا زَادَ ذٰلِکَ فِیْ مُلْکِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ
میرے ملک میں اس سے کوئی زیادتی نہیں ہوگی کوئی بڑھوتری نہیں آئے گی حتیٰ کہ ایک پتھر کے پر
کے برابر بھی یہ نہیں کہ میری سلطنت بڑھ گئی !!

میرا سلطنت پہلے بھی تھی اب بھی ہے قرآن پاک میں آتا ہے قیامت کے دن جب صور پھونک
دیا جائے گا اور سب فناء ہو چکے ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ

آج کس کا ملک ہے ؟ کس کی سلطنت ہے، کس کی حکومت ہے ؟ کوئی جواب دینے والا بھی نہیں ہوگا ! خود ہی ارشاد فرمائیں گے لِلّٰهِ الْوَالِدِ الْقَهَّارِ اللہ ہی کے لیے ہے جو یکتا ہے جو قَهَّارُ ہے ! بڑے غلبہ والا ہے، بہت بڑا غلبہ ہے اس کا !!!

اگر سب برے ہو جائیں :

اور اگر فرض کیجیے وَلَوْ اَنَّ اَوْلٰكُمُ وَاٰخِرٰكُمُ وَاٰخِرٰكُمُ وَحٰيٰكُمُ وَمِيَّتِكُمْ وَرَطْبِكُمْ وَيَابِسِكُمْ سارے کے سارے اول اور آخر، زندہ اور مردہ تر و تازہ اور خشک سارے جمع ہو جائیں عَلٰى اَشْفٰى قَلْبٍ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِىْ سب سے زیادہ بدنصیب بد بخت میرے بندوں میں جو ہوں اس کا دل جیسا ہے ویسے ہی سب کا دل اگر ہو جائے معاذ اللہ ! تُوَمَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ میری سلطنت میں میرے قبضہ و قدرت سے ایک پتھو کے پر کے برابر بھی کمی نہیں ہوگی !

کی تو وہاں آئے جہاں کوئی چیز نکل کر کہیں جا رہی ہو مگر وہ تو ہے ہی اس دائرہ میں، وہ مخلوق ہے مخلوقات کے درجہ سے نہیں نکل سکتی چاہے وہ قریب ہو چاہے وہ دور ہو، چاہے جہاں ہو، اتنے فاصلہ پر ہو جو مانپے نہیں جاسکتے کوئی پیمانہ ان کا نہیں ہے روشنی کا بھی پیمانہ نہیں، روشنی کے سالوں کا بھی پیمانہ نہیں ! عقل محدود ہے :

یہاں انسان کی عقل ختم ہو جاتی ہے، محدود ہے عقل بھی ! اگرچہ بہت بڑی چیز ہے عقل بلاشبہ، پھر عقل کی سواریاں ہیں جن پر سوار ہو کر وہ کام کرتی ہے، قوتِ خیالیہ ہے، قوتِ واہمہ اور دیگر طاقتیں ہیں اس قسم کی جو خدا نے عقل کو بخشی ہیں جن سے وہ سارے خیالات جمع کر کے آگے کے خاکے بنا لیتی ہے (سوچتا ہے انسان) ایسے کروں گا ایسے ہوگا، یہ کروں گا یہ ہوگا، اور وہ صحیح بتاتی ہے، ان ہی پر دنیا ترقی کیے جا رہی ہے، لیکن تمام چیزوں کے باوجود وہ بہت چھوٹی سی چیز ہے اور محدود ہے ! لامحدود کا تصور اس (عقل) کے بس کی بات نہیں ہے ! اس واسطے وہاں عاجزی کر لینی چاہیے اور اس طرف دماغ کو دوڑانا ہی نہیں چاہیے ! اگر کوئی آدمی تنہا بیٹھ کر وسعتوں کا خیال کرنا شروع

کردے اور ساری عمر اس میں گزار دے تو بھی وہ وسعتیں محدود ہی ہوں گی ! اللہ پاک اور اس کا ملک لامحدود ہیں ! لہذا منع فرمادیا کہ اس طرح کے خیالات میں نہ پڑو، یہ الجھن ہے، تمہارے بس سے باہر ہے، جو چیز تمہارے بس سے باہر ہے اس میں نہ پڑو ! اللہ تعالیٰ یہاں ارشاد فرما رہے ہیں کہ سارے کا سارا میرا ہی ملک ہے، اس کونے میں سے اٹھا کر وہاں رکھ دوں تو کیا ہو گیا ؟ وہاں سے اٹھا کر یہاں رکھ دوں تو کیا ہو گیا ؟ فاسقوں کو دے دوں یہ چیز تو کیا ہو گیا ؟ اور نیکیوں کو دے دوں تو کیا ہو گیا ؟ کوئی فرق نہیں پڑتا، ہے تو سارا میرا ملک اور ساری میری مخلوق ہے اور سب میرے قبضہ قدرت میں ہے ! ارشاد فرمایا وَلَوْ أَنَّ أَوْلَکُمْمُ وَآخِرَکُمْ وَحَیَکُمْ وَمِیَّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اَوَّلَ آخِرِ زَندہ مردہ رطب ویا بس اجتمعوا فی صعیدٍ واحدٍ سب ایک زمین میں جمع ہو جائیں اس کے بعد فَسَئَلَ کُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ مَا بَلَغَتْ اُمِّیَّتَهُ ہر انسان اپنی انتہائی آرزو جو اس کی ہو سکتی ہے وہ میرے سامنے پیش کرے اور مانگے، مجھ سے سوال کرے جہاں اس کی آرزوئیں انتہا کو پہنچ سکتی ہیں فَأَعْطِیْتُ کُلَّ سَآئِلٍ مِّنْکُمْ اور میں ہر سائل کو وہ دے دوں جو اس کے دماغ کی اور اس کی عقل کی اور تمام قوتوں کی انتہا ہے، ہر ایک کو میں وہ دے دوں ! تو ارشاد فرماتے ہیں مَا نَقَصَ ذَٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ تو بھی میرے ملک میں کوئی نقصان نہیں ہوتا ! !

اب یہ سمجھانے کے لیے ویسے ہی فرمادیا، حقیقت میں اتنا بھی نہیں ہے، حقیقت تو یہ ہے کہ جو کچھ وہ دے رہا ہے اور جسے دے رہا ہے دونوں اس کا ملک ہیں تو کمی کہاں سے آئے گی ! اس کی مثال تو ایسی ہے کہ جیسے یہاں سے یوں گھوم گئی ایک چیز تو کمی کا تو سوال ہی کوئی نہیں ! البتہ انسان سوچتا ہے کچھ تو ہوا ہوگا، تو ”کچھ“ کے لیے فرمادیا کہ بس یوں سمجھ لو کہ تم میں سے کوئی آدمی سمندر میں گزرے اور اس میں سوئی ڈبوئے پھر وہ اٹھالے تو اس سے کیا کمی آئے گی سمندر میں ؟ کچھ کمی نہیں آئے گی اس میں ایک طرح کی نفی ہی ہوگئی ! لیکن پھر بھی سمندر میں کمی تو آگئی چاہے قطرہ سے بھی کم کی کمی آئی ہو اللہ کے ہاں یہ بھی نہیں ہے ! اور سمندر پھر محدود ہے اور خدا کی ذات لامحدود ہے ! یہی ایمان ہے، یہی بتایا ہے انبیاء کرام نے اور اسلام نے کہ اللہ کی ذات اور صفات لامحدود ہیں، قدرت لامحدود ہے اس کی !

دیکھ لیں ہر آدمی کے چہرے گنتے جائیں یہاں سے وہاں تک پوری دنیا میں گھوم جائیں، ایک دوسرے سے ملتا ہوا نہیں ہوگا ! اور اگر آپ کو دے دیا جائے کہ اتنے فٹ ہے اور اس میں اتنی شکلیں بناؤ، کتنی بنائیں گے تھک جائیں گے کچھ بھی نہیں کر سکتے، عقل میں نہیں آتی بات ! یہ بھی عقل سے باہر ہے کہ چار ارب کی تعداد میں انسان ہوں اور ہر ایک دوسرے سے ممتاز ہو جدا ہو عقل سے باہر ہے، اور یہ بھی نہیں کہ کوئی سو فٹ کا ہے کوئی ہزار فٹ کا ہے، یہ بھی نہیں ہے، وہ ذرا سا ہے چند فٹ کا دس فٹ کا بھی نہیں ہے اس میں اتنا فرق ! گویا اللہ تعالیٰ اپنی عظیم قدرت دکھاتا ہے !

اس طرح باطن بھی جدا ہے جیسے ظاہر جدا ہے، ہر ایک کا معاملہ خدا سے جدا ہے، تھوڑا تھوڑا سا فرق ہے، خدا نے بنایا ہی جدا ہے ! تو ارشاد فرمایا کہ جیسے کوئی سوئی ڈبوئے سمندر میں اور نکالے تو کیا کمی آئے گی اس میں ؟ کوئی کمی نہیں آئے گی !

اللہ تعالیٰ سخی ہیں :

ارشاد فرمایا ذلک بانی جواد یہ اس لیے ہے کہ میری صفات میں ہے سخاوت ”مَاجِدٌ“ کا معنی یہ ہے کہ وہ سخاوت میں زیادہ بڑھا ہوا ہے ! اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو میں نے کہا ہے وہ میں کر بھی سکتا ہوں اور میں کرتا ہی ہوں ! ارشاد فرمایا اَفْعَلُ مَا ارِيدُ جو میں چاہوں وہ کر لوں عَطَائِي كَلَامٌ وَعَدَائِي كَلَامٌ میں کسی کو دینا چاہوں تو کلمہ ”كُنْ“ فرما دوں تو وہ ہو جائے گا ! اور اگر کسی کو عذاب میں مبتلا کروں تو بھی کلمہ ”كُنْ“ فرما دوں، عذاب میں مبتلا ہو جائے گا معاذ اللہ ! اِنَّمَا اَمْرِي لِشَيْءٍ اِذَا ارَدْتُ اَنْ اَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۱ میں جب کوئی چیز چاہتا ہوں تو ”كُنْ“ فرما دوں تو وہ ہو جاتی ہے اور ”كُنْ“ فرمانے میں بھی دیر لگی اس سے بھی پہلے ہو جاتا ہے اور ”كُنْ“ فرمانے کا بھی میں محتاج نہیں ہوں، ارادہ فرمالے تو ہو جاتا ہے !

اور اصل چیز اس کا ارادہ ہے، کبھی ”كُنْ“ فرمادے تو ہے اور حکم فرمادے تو ہے، آہستہ آہستہ کرنا چاہے تو ہے، چھ مہینے بعد کھیتی ہوگی سال بعد فلاں موسم آئے گا نو مہینے دس مہینے بعد آئے گا

فلاں چیز کا موسم ! ایسے اس نے نظام بنا دیا یہاں، اس کی قدرت ہے اس نے یہاں ایسے بنا دیا ! ! اور جنت میں ایسے بنا دیا کہ جو ارادہ کرو، فوراً ہو جائے گا ! وہاں وہ نظام بنا دیا ہے دیر ہی نہ لگے، پھل کو دل چاہتا ہے ابھی پیدا ہو جائے گا، ابھی درخت اگے گا اور اس پر ابھی پھل آجائے گا اور ابھی پک جائے گا، سارے کام ہو جائیں ! وہاں کے بارے میں یہ آتا ہے کہ وہاں یہ ہوگا ! تو اس نے ایک نظام بنا دیا ہے اس پر چل رہا ہے ! وہ اس نظام کا محتاج نہیں ہے، جب وہ چاہے جو چیز چاہے وہ فوراً ہو سکتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی عظمت ہے اور آگے فضیلت استغفار کی آرہی ہے کہ جو بندہ یہ سمجھ لے کہ میں بخشنے والا ہوں اور مجھ سے وہ استغفار کرے غَفْرَتٌ لَّہٗ میں اسے بخش ہی دیتا ہوں وَلَا اُبَلِّیْ پُرُو ابھی نہیں کرتا، بس میں بخش دوں گا اور جو اس کی تَقْصِیْرَاتٍ ہیں وہ بھی معاف کر دیتا ہوں ! ! !

ایک اشکال کا جواب :

یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ اگر اللہ ایسے بخش دیتا ہے تو بعض لوگوں کے حقوق بعض لوگوں کے ذمہ ہوتے ہیں وہ کیسے بخش دیتا ہے ؟ ؟ تو اس کا بھی انتظام ہے، اللہ تعالیٰ بدل دلوادیتے ہیں اس سے قیامت کے دن اپنے پاس سے ! جسے بخشا ہے اسے بخش ہی دیں گے ! تو جن کے حقوق ہیں ان کے حقوق ادا فرمادیں گے اپنے پاس سے ! بس اپنے اعمال پر نظر رہنی چاہیے ! !

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا اور فضل سے نوازے، آمین

(مطبوعہ ماہنامہ انوارِ مدینہ جولائی ۲۰۰۵ء)

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللہ مرقدہ
کے آڈیو بیانات (درسِ حدیث) جامعہ کی ویب سائٹ پر سننے اور پڑھے جاسکتے ہیں

<https://www.jamiamadniajadeed.org/bayanat/bayan.php?author=1>